امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ”نیکی کی دعوت“ سے لئے گئے مواد کی چھٹی قسط

صفحات 17

غُسل کے ضروری مسائل



شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

یہ مضمون ''نیکی کی دعوت'' کے صفحہ 137 تا 155 سے لیا گیا ہے۔

غُسل کے ضروری مسائل

دُعائے عطّار

یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ: ''**غُسل کے ضروری مسائل**'' پڑھ یا سُن لے اُس کو ظاہری و باطنی تمام گندگیوں سے پاک فرما۔ اٰمین بجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

درود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ تقرب نشان ہے: بے شک بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرُود بھیجے۔ (تِرمذی ج ۲ ص ۲۷ حدیث ۴۸٤)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک 70 سالہ اسلامی بھائی مَدَنی قافِلے والوں کے مَدَنی حلقے میں شریک ہوئے تو انہیں غُسل کے فرائض کا پہلی بار پتا چلا، اِسی طرح نہ جانے کتنے مسلمان ایسے ہوں گے جو یہ احکام نہیں جانتے ہوں گے۔ لہٰذا اِس ضِمن میں **نیکی کی دعوت** کا ثواب لوٹنے کی نیّت سے غُسل کا طریقہ (حَنَفی) پیش کرتا ہوں، چُنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 496 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**نماز کے اَحکام**'' صَفْحہ 100 پر سے شروع ہونے والے مضمون سے ضَرورتاً رَدّوبدل کرتے ہوئے عرض ہے: نیّت کے بغیر بھی غُسل ہو جائے گا مگر ثواب نہیں ملیگا، اس لئے **بغیر** زَبان ہِلائے دل میں اِس طرح نیت کیجئے کہ ''میں پاکی حاصِل کرنے کیلئے غُسل کرتا ہوں۔'' پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھویئے، پھر اِستنجے کی جگہ دھویئے خواہ نَجاست

ہو یا نہ ہو، پھر جسم پر اگر کہیں نَجاست ہو تو اُس کو دُور کیجئے پھر نَماز کا سا وُضو کیجئے مگر پاؤں نہ دھوئیے، ہاں اگر چَوکی وغیرہ پر غُسل کر رہے ہیں تو پاؤں بھی دھولیجئے، پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چُپَڑ لیجئے، خُصوصاً سردیوں میں (اِس دَوران صابُن بھی لگاسکتے ہیں) پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہائیے، پھر تین بار اُلٹے کندھے پر، پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار، پھر غسل کی جگہ سے الگ ہو جائیے، اگر وُضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولیجئے۔ نہانے میں قِبلہ رُخ نہ ہوں، تمام بدن پر ہاتھ پَھیر کر مَل کر نہائیے۔ ایسی جگہ نہانا چاہئے جہاں کسی کی نظر نہ پڑے اگر یہ ممکِن نہ ہو تو مَرد اپنا سَتر (ناف سے لے کر دونوں گُھٹنوں سَمیت) کسی موٹے کپڑے سے چھپالے، موٹا کپڑا نہ ہو تو حسبِ ضَرورت دو یا تین کپڑے لپیٹ لے کیوں کہ باریک کپڑا ہوگا تو پانی سے بدن پر چِپک جائے گا اور مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گُھٹنوں یارانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر ہوگی، عورت کو تو اور بھی زِیادہ احتِیاط کی حاجت ہے۔ دَورانِ غسل کسی قسم کی گفتگو مت کیجئے، کوئی دُعا بھی نہ پڑھئے، نَہانے کے بعد تَولیے وغیرہ سے بدن پُونچھنے میں حَرَج نہیں۔ نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لیجئے۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رَکعت نَفل ادا کرنا مُستَحَب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱٤، ماخوذ اَز بہارِ شریعت ج ا ص ۳۱۹ وغیرہ)

غُسْل کے تین فرائض

﴿۱﴾ کُلّی کرنا ﴿۲﴾ ناک میں پانی چڑھانا ﴿۳﴾ تمام ظاہر بدن پر پانی بہانا۔

(فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۱۳)

﴿۱﴾ کُلّی کرنا

مُنہ میں تھوڑا سا پانی لے کر پچ کرکے ڈال دینے کا نام کُلّی نہیں بلکہ منہ کے ہر پُرزے، گوشے، ہونٹ سے حَلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ اِسی طرح داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں، دانتوں کی کِھڑکیوں اور جڑوں اورزَبان کی ہر کروَٹ پر بلکہ حَلق کے کَنارے تک پانی بہے۔ روزہ نہ ہو تو غَرغَرہ بھی کرلیجئے کہ سنّت ہے۔ دانتوں میں

چھالیہ کے دانے یا بوٹی کے رَیشے وغیرہ ہوں تو اُن کو چُھڑانا ضَروری ہے۔ ہاں اگر چُھڑانے میں ضَرَر (یعنی نقصان) کا اندیشہ ہو تو مُعاف ہے، غُسل سے قبل دانتوں میں ریشے وغیرہ محسوس نہ ہوئے اور رَہ گئے نماز بھی پڑھ لی بعد کو معلوم ہونے پر چُھڑا کر پانی بہانا **فرض** ہے، پہلے جو نَماز پڑھی تھی وہ ہوگئی۔ جو ہِلتا دانت مَسالے سے جمایا گیا یا تار سے باندھا گیا اور تار یا مَسالے کے نیچے پانی نہ پہنچتا ہو تو مُعاف ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۳۱۶ ،فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱ص ۴۳۹۔۴۴۰) جس طرح کی ایک کُلّی غُسل کیلئے فرض ہے اِسی طرح کی تین کُلّیاں وُضو کیلئے سنّت ہیں۔

﴿۲﴾ ناک میں پانی چڑھانا

جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگا لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ جہاں تک نَرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شُروع تک دُھلنا لازِمی ہے۔ اور یہ یوں ہو سکے گا کہ پانی کو سُونگھ کر اُوپر کھینچئے۔ یہ خیال رکھئے کہ بال برابر بھی جگہ دُھلنے سے نہ رَہ جائے ورنہ غُسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر اگر رِینٹھ سُوکھ گئی ہے تو اس کا چُھڑانا فرض ہے، نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔ (اَیضاً،ص ۴۴۲-۴۴۳)

﴿۳﴾ تمام ظاہِری بدن پر پانی بہانا

سَر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلووں تک جِسم کے ہر پُرزے اور ہر ہر رُونگٹے پر (کم از کم دو دو قطرے) پانی بہ جانا ضَروری ہے، جِسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی تو وہ سُوکھی رَہ جائیں گی اور غسل نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۳۱۷) وُضُو و غُسل اور نَماز، نَمازِ جمعہ، قضا نَماز، سفر کی نماز، نمازِ جنازہ وغیرہ کے مُتَعلِّق ضَروری احکام جاننے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبةُ المدینه کی مطبوعہ 496 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**نَماز کے اَحکام**'' کامُطالَعہ فرمائیے۔

بہتے پانی میں غُسل کا طریقہ

اگر بہتے پانی مَثَلًا دریا، یانَہر میں نہایا تو تھوڑی دیراس میں رُکنے سے تین بار دھونے، ترتیب اور وُضو یہ سب سنّتیں ادا ہوگئیں۔اس کی بھی ضَرورت نہیں کہ اَعضاء کو تین بار حَرَکت دے۔ اگر تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اعضاء کو تین بار حَرَکت دینے یا جگہ بدلنے سے تثلِیث (تَ ثْ۔ لِیْ۔ ثْ) یعنی تین بار دھونے کی سنّت ادا ہو جائیگی۔ برسات میں (نل یا فوّارے کے نیچے) کھڑا ہونا بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حُکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وُضو کیا تو وُہی تھوڑی دیر اس میں عُضْو کو رہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حَرَکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔ (بہارِشریعت ج۱ص ۳۲۰) وُضو اور غُسل کی ان تمام صورَتوں میں کُلّی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہوگا۔

فوّارہ جاری پانی کے حُکم میں ہے

فتاویٰ اہلسنّت (غیر مطبوعہ) میں ہے: فوّارے (یا نَل کی دھار) کے نیچے غسل کرنا جاری پانی میں غسل کرنے کے حکم میں ہے لھٰذا اسکے نیچے غسل کرتے ہوئے وُضُو اور غسل کرتے وقت کی مدّت تک ٹھہرا تو تَثْلِیث (یعنی تین بار دھونے) کی سنَّت ادا ہو جائے گی۔ چُنانچِہ ''دُرِّمُختار'' میں ہے: اگر جاری پانی یا بڑے حوض یا بارِش میں وُضو اور غسل کرنے کے وقت کی مدّت تک ٹھہرا تو اس نے پوری سنّت ادا کی۔ (دُرِّمُختار ج ۱ ص ۳۲۰) یاد رہے! غُسل یا وُضُو میں کُلّی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہے۔

فوّارے کی اِحتیاطیں

اگر آپ کے حمّام میں فوّارہ (SHOWER) ہو تو اُسے اچھّی طرح دیکھ لیجئے کہ اُس کی طرف مُنہ کر کے ننگے نہانے میں مُنہ یا پیٹھ قبلے شریف کی طرف تو نہیں ہو رہی! اِستِنجا خانے میں بھی اِس کی احتیاط فرمائیے۔ قبلے کی طرف منہ یا پیٹھ ہونے کا معنی یہ ہے کہ 45 دَرَجے کے زاوِیے کے اندر اندر ہو۔ لہٰذا یہ احتیاط بھی ضَروری ہے کہ 45 ڈِگری کے زاوِیے (اینگل۔ANGLE)

کے باہَر ہو۔اس مسئلے سے اکثر لوگ ناواقِف ہیں۔

W.C. کا رُخ دُرُست کیجئے

مہربانی فرما کر اپنے گھر وغیرہ کے ڈبلیو۔سی (.W.C) اور فَوّارے کا رُخ اگر غَلَط ہو تو اس کی اِصلاح فرمالیجئے۔ **زِیادہ** احتیاط اِس میں ہے کہ .w.c قبلے سے 90 کے دَرَجے پر یعنی نَماز پڑھنے میں سلام پھیرنے کے رُخ کر دیجئے۔ مِعمار عُموماً تعمیراتی سَہولت اور خوبصورتی کا لحاظ کرتے ہیں آدابِ قبلہ کی پرواہ نہیں کرتے۔ مسلمانوں کو مکان کی غیر واجبی بہتری کے بجائے آخِرت کی حقیقی بہتری پر نظر رکھنی چاہئے۔

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخِرت بنالے

بھائی نہیں بھروسا ہے کوئی زندگی کا (وسائلِ بخشش ص۱۸۵)

کب کب غُسل کرنا سنّت ہے

جُمُعہ، عیدُ الفطر، بقرعید، عَرَفے کے دن (یعنی 9 ذُوالحِجّۃِ الحرام) اور اِحرام باندھتے وَقت نہانا سُنّت ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۱ ص۱۶)

بارِش میں غُسل

لوگوں کے سامنے سِتر کھول کر نہانا حرام ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۳ ص۳۰۶) بارِش وغیرہ میں بھی نہائیں تو پاجامہ یا شلوار کے اوپر مزید رنگین موٹی چادر لپیٹ لیجئے تاکہ پاجامہ پانی سے چپک بھی جائے تو رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر نہ ہو۔

تنگ لباس والے کی طرف نظر کرنا کیسا؟

زور سے ہوا چلنے کے سبب یا بارش یا ساحلِ سَمُندر یا نَہر وغیرہ میں کوئی اگرچہ موٹے کپڑے میں نہائے اور کپڑا اِس طرح چپک جائے کہ سَتر کے کسی کامِل عُضْو مَثَلاً ران کی مکمّل گولائی کی ہیئت (اُبھار) ظاہر ہو جائے ایسی صورت میں اُس (مخصوص) عُضو

کی طرف دوسرے کو نظر کرنے کی اِجازت نہیں۔ یِہی حُکم تنگ لباس والے کے سِتر کے اُبھرے ہوئے عُضْو کامل کی طرف نظر کرنے کا ہے۔

ننگے نہاتے وَقت خُوب اِحتِیاط (مدینہ)

حمّام میں تنہا ننگے نہائیں یا ایسا پاجامہ پہن کر نہائیں کہ اس کے چِپک جانے سے رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہِر ہوسکتی ہے تو ایسی صورت میں قبلے کی طرف منہ یا پیٹھ مت کیجئے۔

بالٹی سے نہاتے وقت اِحتِیاط (مدینہ)

اگر بالٹی کے ذَرِیعے غُسل کریں تو اِحتیاطاً اُسے تِپائی (STOOL) وغیرہ پر رکھ لیجئے تا کہ بالٹی میں چھینٹیں نہ آئیں۔ نیز غُسل میں استِعمال کرنے کا مگ بھی فرش پر نہ رکھیے۔

سارا گاؤں ہی داڑھی مُنڈا! (مدینہ)

سنّتوں کی تربیّت کا 30 روزہ مَدَنی قافِلہ سفر کرتا ہوا (بابُ الاسلام، سندھ) ضِلَع **دادُو** کے کسی گاؤں کی ایک **مسجِد** میں پہنچا، وہاں مُؤَذِّن صاحِب موجود نہ تھے لہٰذا خود ہی **اذان** دی، جب جماعت کا وَقت ہوا تو چند نَمازی مسجِد میں آئے اور **مَدَنی قافِلے** والوں سے کہا کہ آپ ہی نَماز بھی پڑھا دیجئے ''یہاں مسجِد میں **نَماز کی جماعت** نہیں ہوتی، سب لوگ اپنی اپنی نَماز پڑھتے ہیں کیونکہ پورے گاؤں میں ایک بھی شخص ایسا نہیں ہے جو **داڑھی والا** ہو اور امام بن سکے۔''

مسجِد کو آباد رکھنا واجِب ہے (مدینہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی مقامِ عبرت ہے۔ دنیا کی مَحَبَّت میں بڑی نُحوست ہے کہ اِس کی مصروفیَّت نے مذکورہ گاؤں کے باشِندوں کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت سے محروم کر دیا اور خانۂ خدا عَزَّوَجَلَّ یعنی مسجِد وِیران ہوگئی! یاد رکھئے! مسجِد کو آباد رکھنا مَحَلّے کے مسلمانوں پر واجِب ہے چُنانچِہ **فتاوٰی رضویہ شریف** میں سابِقہ شراب فَروشوں کی بنائی ہوئی مسجد کے بارے میں **سُوال** ہوا جنہوں نے توبہ

کرنے کے بعد حلال مال سے بنائی تھی۔ اِس کا **جواب** دیتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن ''فتاوٰی رضویہ'' جِلد 8 صَفْحَہ 125 پر فرماتے ہیں: وہ مسجِد کہ ان لوگوں نے بعدِ توبہ مالِ حلال سے بنائی ہے بیشک مسجِد شَرْعی ہے اوراس میں نَماز فقط ہوسکتی ہی نہیں بلکہ اس کے قُرب وجَوار والوں اہلِ محلّہ پراُس کا آباد رکھنا **واجِب** ہے، اس میں (پانچوں وقت) اذان واِقامت وجماعت واِمامت کرنا ضَرور ہے، اگر ایسا نہ کریں گے گنہگار رہوں گے اور جواس میں نَماز سے روکے گا وہ اُن سخت ظالموں میں داخِل ہوگا جن کی نسبت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِیْ خَرَابِهَا

ترجمۂ کنز الایمان: اوراس سے بڑھ کر ظالم کون جو **اللہ** کی مسجِدوں کوروکے اُن میں نامِ خدالئے جانے سے اوران کی وِیرانی میں کوشش کرے۔ (پ۱، البقرۃ: ۱۱۴)

(فتاوٰی رضویہ ج۸ص۱۲۵)

جنگل میں مسجد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ضِمناً عرض کرتا چلوں کہ جہاں مسلمان رہتے ہی نہ ہوں ایسی ویران وغیر آباد جگہ پر بنائی جانے والی مسجِد سرے سے **مسجِد** کے حکم میں ہی نہیں چُنانچِہ ایک **سُوال** کے جواب میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن ''فتاوٰی رضویہ'' جلد 16 صَفْحَہ 505 پر فرماتے ہیں: جبکہ یہ صحیح ہو کہ وہ جگہ آباد نہیں ہوسکتی اور وہ مسجِد کام میں بھی نہ آئے گی تو وہ مسجِد نہ ہوئی، ان اینٹوں اور روپے کو دوسری مسجِد میں صَرف (یعنی استِعمال) کر سکتے ہیں، ''عالمگیری'' میں ہے: ''کسی شخص نے جنگل یا وِیرانے میں مسجِد بنائی جہاں کسی کی رِہائش نہ ہو اور لوگوں کا وَہاں سے گزر بھی کم ہو تو وہ مسجِد نہ ہوگی کیونکہ اُس جگہ مسجِد بنانے کی حاجت نہیں ہے۔'' (فتاوٰی عالمگیری ج۵ص۳۲۰)

کرے مسجدیں جو بھی آباد مولیٰ

تُو رکھ اُس مسلمان کو شاد مولیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

9 غیر مسلموں کا قبولِ اسلام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اور ساری دنیا میں **نیکی کی دعوت** عام کرنے کا دَرْد رکھنے والی ''مَدَنی تحریک''، یعنی تبلیغِ قراٰن وسنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوکر ''اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش''، میں لگ جایئے۔ اپنی اِصلاح کی کوشش کیلئے **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیلئے عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک مُشکبار ''مَدَنی بہار'' آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے چُنانچِہ بابُ الاسلام (سندھ) کے مشہور شہر **حَیدر آباد** سے ایک **3 روزہ مَدَنی قافِلہ** ''ٹنڈو آدم'' نامی شہر میں پہنچا، تیسرے دن ایک شخص نے مسجِد کے باہَر کھڑے ہوکر امیرِ قافِلہ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی، ملاقات ہونے پر اُس آدمی نے بطورِ غیر مُسلِم اپنا تعارُف کروانے کے بعد **اسلام** کی بَہُت تعریف کی۔ امیرِ قافِلہ نے اسلام کی طرف مائل دیکھ کر اُس پر **اِنفرادی کوشش** کی جس کی بَرَکت سے کچھ ہی دیر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس نے اِسلام قبول کر لیا اور کہنے لگا کہ میرے گھر والوں کو بھی چل کر اسلام کی دعوت پیش کیجئے۔ **مَدَنی قافِلے والے اُس کے گھر گئے اور ان پر اسلام پیش کیا جس کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 9 افراد پر مشتمل سارا گھرانا مسلمان ہوگیا۔** امیرِ قافِلہ نے اُس نو مُسلِم سے دریافت کیا کہ جب آپ پہلے ہی سے دینِ اسلام سے مَحبَّت کرتے تھے تو مسلمان ہونے میں اتنی دیر کیوں لگائی؟ اُس نے جواب دیا کہ جس اسلام سے میں مُتأَثِّر ہوا وہ

کتابوں میں تو لکھا تھا لیکن مجھے موجودہ مسلمانوں میں نظر نہیں آ رہا تھا۔ جب عاشِقانِ رسول کے سنّتوں بھرے **مَدَنی قافِلے** کو دیکھا تو میرا دل اِس طرف کھنچا اور میں نے آپ حضرات کی حَرکات وسکنات کا جائزہ لینا شُروع کر دیا، میں 3 دن سے آپ لوگوں کے مُعامَلات ومعمولات دیکھ رہا ہوں۔ آتے جاتے نظریں جھکائے رکھنا، مُسکرا کر ملاقات کرنا پھر آپ لوگوں کا سفید لباس، سر پر عمامہ شریف کا تاج، چہرے پرنور، وغیرہ دیکھ کر **مجھے کتابوں والا حقیقی اسلام آپ لوگوں کے کِردار میں نظر آ گیا۔** جس کی وجہ سے میں نے ذِہن بنالیا کہ اب ان کے ہاتھوں پر مسلمان ہوجانا چاہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے وَقت آج کل یہ نَومُسلِم اسلامی بھائی ایک مسجِد میں مُؤَذِّن ہیں اور مسلمانوں کو نیکی اور نَماز کی دعوت بھی دیتے ہیں اور ان کے مَدَنی مُنّے دعوتِ اسلامی کے **مَدرَسۃُ المدینہ** میں قراٰنِ کریم کی تعلیم حاصِل کررہے ہیں۔

آیئے عاشِقیں، مِل کے تبلیغِ دِیں کافِروں کو کریں، قافِلے میں چلو
کافِر آ جائیں گے، راہِ حق پائیں گے اِن شاءَ اللہ چلیں، قافِلے میں چلو
کُفر کا سر جھکے، دِیں کا ڈنکا بجے
اِن شاءَ اللہ چلیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مَدَنی قافِلے کی بَرَکت مرحبا!

سُبْحٰنَ اللہ! مَدَنی قافلے کی بَرَکت صد کروڑ مرحبا! تمام اسلامی بھائی پابندی کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین دن اور سالانہ یک مُشت 30 دن کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کی ضَرور سعادت حاصِل کیا کریں۔ بیان کردہ خوشگوار و

خوشبودار ’’مَدَنی بہار‘‘ میں مَاشَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 9 غیر مسلموں کے ہدایت پانے اور دامنِ اسلام میں آنے کا ایمان افروز بیان ہے۔ واقِعی بڑے سعادت مند ہیں وہ اسلامی بھائی جن کی کوششوں سے کوئی غیر مسلم کُفر کے اندھیرے سے ایمان کی روشنی کی طرف نکل آئے یا کوئی مسلمان گناہوں سے تائب ہو کر سنّتوں بھری زندگی گزارنے پر کمر بستہ ہو جائے۔

یا ربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! ہماری بے حساب بخشش فرما۔ ہمیں سنتوں کا مُخلِص مُبلِّغ بنا، پابندی سے مَدَنی قافِلوں میں سفر کی سعادت دے اور مَدَنی اِنعامات کا عامل بن کر دوسروں کو بھی مَدَنی انعامات پر عمل کرنے والا بنانے کی توفیقِ رفیق مَرحمت فرما۔

نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے

بنا شائِق قافِلہ یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۸۵)

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

خِضر و اِلیاس علیہما السّلام کے بارے میں دلچسپ معلومات

عرض: حضرتِ خِضَر عَلَیْہِ السَّلام نبی ہیں یا نہیں؟

ارشاد: جمہور (یعنی اکثر) کا مذہب یِہی ہے اور صحیح بھی یِہی ہے کہ وہ **نبی** ہیں، زندہ ہیں۔ (عُمدَۃُ القارِی ج ۲، ص ۸۴، ۸۵)

اَنبیاءِ کرام علیہمُ السّلام زندہ ہیں

(اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے پھر فرمایا) چار نبی زندہ ہیں کہ اُن کو (وفات کی صورت میں) وَعدۂ اِلٰہیّہ (الا۔ہی۔یّہ) ابھی آیا ہی نہیں، یوں تو ہر نبی زندہ ہے (جیسا کہ حدیثِ پاک میں آتا ہے): اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَأْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ۔ یعنی بے شک **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) نے حرام کیا ہے زمین پر کہ اَنبیاء علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کے جسموں کو خراب کرے تو **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔ (اِبن ماجہ ج۲ ص۲۹۱ حدیث۱۶۳۷) اَنبیاء علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام پر ایک آن کو مَحض تصدیقِ وعدۂ اِلٰہیّہ کے لیے موت طاری ہوتی ہے بعد اِس کے پھر اُن کو حیاتِ حقیقی حِسّی دُنیوی (یعنی دنیا جیسی زندگی) عطا ہوتی ہے۔ خیر اِن چاروں میں سے دو آسمان پر ہیں اور دو زمین پر۔ **خِضر و الیاس** عَلَیہِما السَّلام زمین پر ہیں اور **ادریس و عیسٰی** (عَلَیہِما السَّلام) آسمان پر۔ (تفسیر دُرِّ مَنثور ج۵ ص۴۳۲)

سب کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے

عرض: حُضور اِن (چاروں نبیوں) پر موت طاری ہوگی؟

ارشاد: ضَرور ہوگی: (پارہ 4 اٰلِ عمران کی آیت نمبر 185 میں ہے:) کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ (ترجَمۂ کنز الایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے) (پھر فرمایا) جب یہ (یعنی پارہ 27 سورۂ رحمٰن کی) آیت (نمبر 26) نازِل ہوئی۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ (ترجَمۂ کنز الایمان: زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے) فرشتے خوش ہوئے کہ ہم بچے کہ ہم زمین پر نہیں، جب دوسری (یعنی پارہ 4 اٰلِ عمران کی آیت (نمبر 185) نازل ہوئی: کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ (ترجَمۂ کنز الایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے) ملائکہ نے کہا: اب ہم بھی گئے۔ (یعنی ہمیں بھی موت آئے گی) (رُوحُ البَیان ج۹ ص۲۹۷، ۲۹۸، ملفوظات اعلیٰ حضرت ص۴۸۳۔۴۸۵)

اَنبیا کو بھی اَجل آنی ہے مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات مثلِ سابق وُہی جِسمانی ہے

رُوح تو سب کی ہے زندہ اُن کا

جسمِ پُرنور بھی رُوحانی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

شرحِ کلامِ رضا: سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے مذکورہ اشعار کا خلاصہ یہ ہے کہ پارہ 4 سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن آیت نمبر185 میں وارِدشُدہ ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ کے ارشادِ گرامی '' کُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ '' ترجَمۂ کنز الایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے۔'' کے مطابق انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر موت طاری ہوتی ہے مگر صِرف ایک آن یعنی لمحے بھر کیلئے پھر پہلے ہی کی طرح رُوح لَوٹا دی جاتی ہے۔ ہرانسان کی رُوح زندہ رہتی ہے مگر اَنْبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مبارک جِسْم بھی سلامت رہتے ہیں: حدیث پاک میں ہے: اَلْاَنْبِیَاءُ اَحیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ یعنی اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں (ابو یَعلٰی ج۳ ص۲۱۶ حدیث ۳۴۱۲) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے:'' بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر حرام فرما دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے بدن کھائے۔ اللہ کے نبی زندہ ہیں اور ان کو روزی دی جاتی ہے۔'' (ابن ماجہ ج۲ ص۲۹۱ حدیث۱۶۳۷) ہر نبی زندہ ہے جب ہر نبی زندہ ہے تو پھر میرے پیارے پیارے آقا مکّی مَدَنی مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کیوں زندہ نہ ہوں گے! اور عاشقِ رسول اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میں جُھوم جُھوم کر کیوں نہ عرض کریں: ؎

تُو زندہ ہے وَاللہ تو زندہ ہے وَاللہ

مِرے چشمِ عالَم سے چُھپ جانے والے (حدائقِ بخشش شریف)

شرحِ کلامِ رضا: دنیوی اور ظاہری آنکھوں سے اے میرے چُھپ جانے والے اور مجھے بظاہر نظر نہ آنیوالے! خدا کی قسم! آپ زندہ ہیں، اللہ پاک کی قسم آپ زندہ ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

نیکی کی دعوت دینے والے کی تعریف

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قراٰنِ مجید میں فرمانِ عالیشان ہے:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اوراس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔ (پ ۲٤ حٰم السَّجدة ۳۳)

اِس آیتِ مبارَکہ کے تحت صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللہ الھادی لکھتے ہیں: حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ آیت مُؤَذِّنوں کے حق میں نازِل ہوئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو کوئی کسی طریقے پر بھی اللہ تعالٰی کی طرف دعوت دے وہ (یعنی ہر نیکی کی دعوت دینے والا) اس میں داخِل ہے۔

جو نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائے
میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ (وسائلِ بخشش ص۱۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

بہترین آدمی کی خُصُوصیات

صاحِبِ قراٰنِ مُبین، مَحبوبِ ربُّ العٰلَمین، جنابِ صادِق و امین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک مرتبہ منبرِ اقدس پر جلوہ فرما تھے کہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عَرض کی: ''یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں میں سب سے اچّھا کون ہے؟'' فرمایا: لوگوں میں سے وہ شخص سب سے اچّھا ہے جو کثرت سے قراٰنِ کریم کی تِلاوت کرے، زیادہ مُتّقی ہو، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ صِلۂ رِحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچّھا برتاؤ) کرنے والا ہو۔

(مُسندِ اِمام احمد ج ۱۰ ص ٤۰۲ حدیث ٢٧٥٠٤)

تلاوت، پرہیز گاری، نیکی کی دعوت اور صِلۂ رِحمی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب ثواب لُوٹنے کی نیّت سے بیان کردہ حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں کچھ ''نیکی کی دعوت'' پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ اِس روایت میں سب سے **اچھے آدمی** کی چار خُصُوصیّات بیان کی گئی ہیں: (۱) بکثرت تِلاوت (۲) خوب پرہیز گاری (۳) سب سے زیادہ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مُمانعت کرنا اور (٤) رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک۔ واقعی یہ چاروں نہایت ہی عمدہ صِفات ہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نصیب کرے۔ اٰمین۔ ان چاروں کے فضائل مُلاحظہ ہوں **﴿1﴾** حضرتِ سیِّدُ نا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شَہَنْشاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: قِیامت کے دن قراٰن پڑھنے والا آئے گا تو قراٰن عرض کرے گا: **یا ربّ** عَزَّوَجَلَّ! اِسے حُلّہ (یعنی جنّت کا لباس) پہنا۔ تو اُسے **کرامت کا حُلّہ** (یعنی بُزُرگی کا جنّتی لباس) پہنایا جائے گا۔ پھر قراٰن عرض کرے گا: ''**یا ربّ** عَزَّوَجَلَّ! اِس میں اضافہ فرما'' تو اسے **کرامت کا تاج** پہنایا جائے گا، پھر قراٰن عرض کرے گا: ''**یا ربّ** عَزَّوَجَلَّ! اس سے **راضی** ہو جا۔'' تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس قراٰن پڑھنے والے سے کہا جائے گا: قراٰن پڑھتا جا اور جنّت کے دَرَجات طے کرتا جا اور ہر آیت پر اسے ایک نعمت عطا کی جائے گی۔ (تِرمذی ج٤ ص٤١٩ حدیث ٢٩٢٤) **﴿2﴾** پرہیز گاروں کو آخِرت میں کامیابی کی نَوید (یعنی خوشخبری) سنائی گئی ہے چُنانچِہ پارہ 25 سُوْرَۃُ الزُّخْرُف آیت نمبر 35 میں ارشاد ہوتا ہے: وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ ترجَمۂ کنز الایمان: اور آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیز گاروں کے لیے ہے۔ (پ٢٥، الزخرف: ٣٥) **﴿3﴾** حضرتِ سیِّدُ نا **کعبُ الاَحبار** رضی اللہ تعالٰی عنہ کا اِرشاد ہے: ''**جَنَّتُ الفِردوس** خاص اُس شخص کے لیے ہے جو **اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر** کرے۔'' (یعنی نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے) (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص ٢٣٦) **﴿4﴾ فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کی عُمر اور رِزْق میں اِضافہ کر دیا جائے تو اُسے چاہیئے کہ اپنے والِدَین کے ساتھ اچّھا برتاؤ کرے اور اپنے

رشتے داروں کے ساتھ صِلۂ رِحمی کیا کرے۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۳ ص ۲۱۷ حدیث ۱۶)

عُمر و رِزق میں زیادَتی کے معنی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد3 صَفْحہ560 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہ القوی فرماتے ہیں: حدیث میں آیا ہے کہ ''صِلۂ رِحم سے عُمر زیادہ ہوتی ہے اور رِزق میں وُسعت (یعنی زیادتی) ہوتی ہے۔'' بعض عُلَما نے اِس حدیث کو ظاہِر پر حَمْل کیا ہے (یعنی حدیث کے ظاہری معنیٰ ہی مُراد ہیں) یعنی یہاں قَضا مُعلَّق مُراد ہے کیونکہ قضا مُبرم ٹل نہیں سکتی[1]۔

اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: جب ان کا وعدہ آئے گا تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں۔ (پ۱۱، یونس: ۴۹)

اور بعض (عُلمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلام) نے فرمایا کہ زیادَتیِ عمر کا یہ مطلب ہے کہ مرنے کے بعد بھی اِس کا ثواب لکھا جاتا ہے گویا وہ اب بھی زندہ ہے یا یہ مُراد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کا ذکرِ خیر لوگوں میں باقی رہتا ہے۔

(رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۶۷۸)

ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صُلح کر لی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل بات بات پر لوگ رِشتے داریاں کاٹ کر رکھ دیتے ہیں، لہٰذا آپس میں مَحَبَّت کی فَضا قائم ہونے کی خواہش کی اچھّی نیّت کے ساتھ مزید ثواب کمانے کیلئے رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کے ضِمن میں نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے مزید **مَدَنی پھول** پیش کرنے کی سعی کرتا ہوں: حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ

---

[1] قضا سے مُراد یہاں قِسمت ہے۔ قضا کی اَقسام اور اس کے بارے میں تفصیلات جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 14 تا 17 کا مطالعہ کیجئے، خُصوصاً مجلس، المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے دیئے گئے حواشی بے مثال اور مُتعدِّد وَساوِس کا علاج ہیں۔

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیثِ مبارَکہ بیان فرمارہے تھے، اِس دَوران فرمایا: ہر قاطِعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہماری محفِل سے اُٹھ جائے۔ ایک نوجوان اُٹھ کر اپنی پُھوپھی کے ہاں گیا جس سے اُس کا کئی سال پُرانا جھگڑا تھا، جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہوگئے تو اُس نوجوان سے پُھوپھی نے کہا: تم جا کر اس کا سبب پوچھو، آخر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اِعلان کی کیا حکمت ہے؟) نوجوان نے حاضِر ہوکر جب پوچھا تو حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں نے **حُضورِ انور** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے یہ سنا ہے: ''جس قوم میں قاطِعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہو، اُس (قوم) پر **اللہ** کی رَحمت کا نُزُول نہیں ہوتا۔'' (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج ۲ ص ۱۵۳)

ساس بہو میں صُلح کاراز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! پہلے کے مسلمان کس قدَر خوفِ خدا رکھنے والے ہُوا کرتے تھے! خوش نصیب نوجوان نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ڈر کے سبب فوراً اپنی پھوپھی کے پاس خود حاضِر ہوکر صُلْح (صُلْ۔ح) کی ترکیب کرلی۔ سبھی کو چاہیے کہ غور کریں کہ خاندان میں کس کس سے اَن بَن ہے جب معلوم ہو جائے تو اب اگر شَرْعی عذر نہ ہو تو فوراً ناراض رشتے داروں سے ''صُلْح و صفائی'' کی ترکیب شروع کردیں۔ اگر جُھکنا بھی پڑے تو بے شک رِضائے الٰہی کیلئے جُھک جائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سَربُلندی پائیں گے۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مَنْ تَواضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللہ یعنی جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجزی کرتا ہے **اللہ** تعالٰی اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ٦ ص ٢٧٦ حدیث ٨١٤٠) اپنے گھروں اور مُعاشَرے (مُ۔عا۔شَ۔رے) کو **اَمن کا گہوارہ** بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوجائیے، اور ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے **مَدَنی قافِلے** میں سنّتوں بھرا سفر کیجئے نیز **مَدَنی اِنعامات** کے مطابق زندگی گزاریئے۔ آپ کی ترغیب وتحریص کے لئے ایک **مَدَنی بہار** پیش کرتا ہوں، چنانچِہ **بابُ المدینہ** (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ طویل عرصے سے میری زوجہ اور والِدہ یعنی **ساس بَہُو** میں خُوب ٹھنی ہوئی تھی، نتیجۃً

زوجہ **رُوٹھ** کر میکے جا بیٹھی۔ میں سخت پریشان تھا، سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اِس مَسئلے (مَس۔ءَ۔لے) کو کیسے **حل** کروں۔ اَیسے میں دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی جاری کردہ ''مَدَنی مُذاکرے'' کی VCD **''گھر اَمن کا گہوارہ کیسے بنے!''** میرے ہاتھ آئی۔ موضوع دیکھا تو بڑی اُمّید کے ساتھ یہ VCD خُود بھی دیکھی اور اپنی والِدۂ محترمہ کو بھی دِکھائی اور ایک VCD اپنے سُسرال بھی بھیج دی۔ میری والِدہ کو یہ VCD اتنی **پسند** آئی کہ اُنہوں نے اِسے دوبار دیکھا اور حیرت انگیز طور پر مجھ سے فرمانے لگیں: **''چل بیٹا! تیرے سُسرال چلتے ہیں۔''** میں نے سُکون کا سانس لیا کہ لگتا ہے جو کام میں بھر پور انفرادی کوشش کے باوُجود نہ کرسکا وہ اس VCD نے کر دیا۔ **میرے** سسرال پہنچ کر والِدہ صاحِبہ نے بڑی مَحبَّت سے میری زَوجہ کو **منایا** اور اُسے واپس گھر لے آئیں۔ دوسری جانب میری زَوجہ نے بھی **مُثبت طرزِ عمل** کا مُظاہرہ کیا اور گھر پہنچنے کے بعد دوسرے ہی دن اپنی ساس (یعنی میری والِدہ) سے کہنے لگیں: امّی جان! میرا کمرہ بَہُت بڑا ہے، جبکہ دیگر گھر والے جس کمرے میں رہتے ہیں وہ قدرے چھوٹا ہے، آپ میرا کمرہ لے لیجئے اور میں اُس چھوٹے کمرے میں رِہائش اختیار کر لیتی ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا گھر جو فتنے اور فساد کا شکار تھا، دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے **اَمن کا گہوارہ** بن گیا۔ (مَدَنی مُذاکرے کی مذکورہ VCD ''گھر اَمن کا گہوارہ کیسے بنے'' مکتبۃُ المدینہ سے ہدِیّۃً لی جاسکتی اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر دیکھی اور سنی جاسکتی ہے۔)





